Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۹۲ھ، ۹ احسان ۱۳۵۱ہش، ۹ جون ۱۹۷۲ء | نمبر ۱۲۹

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۸ احسان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کل شب کی رپورٹ مظہر ہے کہ:۔

طبیعت پہلے کی نسبت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۔ ۸ احسان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح اطلاع موصول ہوئی ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے۔

احباب جماعت حضرت سیدہ ممدوحہ کی کامل و عاجل شفاء یابی کے لئے بھی بالالتزام دُعا کرتے رہیں۔

مکرم ہدایت احمد صاحب خوشنویس روزنامہ الفضل کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۸ مئی ۱۹۷۲ء کو دُوسرا فرزند عطا فرمایا۔

نومولود سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مخلص اور دیرینہ خادم محترم مولانا ابو البشارت عبدالغفور صاحبؓ کا پوتا اور مکرم نضل احمد صاحب مرحوم (ابن ڈاکٹر فتح دین صاحبؓ آف پشاور) کا نواسہ ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچے کا نام وکیل احمد تجویز فرمایا ہے۔ احباب جماعت دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو عمر والا، خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

محترم مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل سابق مبلغ افریقہ عرصہ سے بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ احباب صحت کے لئے دُعا کریں۔

فضل عمر گرلز موڈل ہائی سکول ربوہ کا
مڈل کا شاندار نتیجہ

فضل عمر ماڈل گرلز ہائی سکول ربوہ کی پندرہ طالبات نے اس سال مڈل کا امتحان دیا تھا۔ خدا کے فضل سے سب ہی اعلیٰ نمبروں میں کامیاب ہوئیں۔ ۹ نے فرسٹ ڈویژن حاصل کی اور چھ نے سیکنڈ ڈویژن۔

عزیزہ رضوانہ بشیر ۷۱۳ نمبر حاصل کر کے نہ صرف اپنے سکول میں بلکہ ربوہ کے دونوں باقی سکولوں کے طلبہ و طالبات کے مقابلہ میں بھی اوّل آئیں۔ ملیحہ خالق ۶۹۹ نمبر لے کر دوم اور فوزیہ اکمل ۶۹۳ نمبر لے کر سوم رہیں۔

تمام احمدی بھائی بہنیں دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی ہمارے سکول کے لئے ہر لحاظ سے مبارک کرے۔

(ہیڈ مسٹرس)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

برکاتِ الٰہی اُسوقت نازل ہوتی ہیں جب انسان خدا سے مضبوط تعلّق قائم کرلے

جو لوگ ایسا تعلّق قائم کرنے میں کامیاب ہوجاتے ہیں خدا تعالیٰ اُن کیلئے غیرت دکھاتا ہے

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانہ کو اگر دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ بڑے سیدھے سادے تھے جیسے ایک برتن قلعی کرا کر صاف اور ستھرا ہو جاتا ہے ایسے ہی ان لوگوں کے دل تھے جو کلام الٰہی کے انوار سے روشن اور کدورت نفسانی کے زنگ سے بالکل صاف تھے گویا قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰھَا کے سچے مصداق تھے۔ ...... برکاتِ الٰہی انسان پر اسوقت نازل ہوتی ہیں جب خدا تعالیٰ سے مضبوط رشتہ باندھا جاوے۔ جیسے رشتہ داروں کو آپس میں رشتہ کا پاس ہوتا ہے ویسے ہی اللہ تعالیٰ کو اپنے بندہ کے رشتہ کا جو اس پاک ذات کے ساتھ ہے سخت پاس ہوتا ہے۔ وہ مولا کریم اس کے لئے غیرت دکھاتا ہے اور اگر کوئی دُکھ یا مصیبت اس کو پہنچتی ہے تو وہ بندہ اُسے اپنے لئے راحت جانتا ہے۔

الغرض کوئی دُکھ اس رشتہ کو توڑتا نہیں اور نہ کوئی سُکھ اس کو کمزور کرتا ہے۔ ایک سچا تعلّق و حقیقی عشق عبد و معبود میں قائم ہو جاتا ہے۔ اگر ہماری جماعت میں چالیس آدمی بھی ایسے مضبوط رشتہ کے جو رنج و راحت، عُسر و یُسر میں خدا تعالیٰ کی رضا کو مقدم کریں، ہوں تو ہم جان لیں کہ ہم جس مطلب کے لئے آئے تھے وہ پورا ہو چکا اور جو کچھ کرنا تھا وہ کر لیا۔

کیسی سوچنے کی بات ہے کہ صحابہ کرامؓ کے تعلّقات بھی تو آخر دُنیا سے تھے ہی۔ جائدادیں تھیں، مال تھا، زر تھا۔ مگر اُن کی زندگی پر کس قدر انقلاب آیا کہ سب کے سب ایک ہی دفعہ دستبردار ہو گئے اور فیصلہ کر لیا کہ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ہمارا سب کچھ اللہ ہی کے لئے ہے۔ اگر اس قسم کے لوگ ہم میں ہو جاویں تو کونسی آسمانی برکت اس سے بزرگ تر ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۱۵ تا ۱۶)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۹ احسان ۱۳۵۱ ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کی طرف سے بار بار ظاہر ہونیوالا معجزہ

اللہ تعالیٰ جب اپنے کسی مامور کو مبعوث فرماتا ہے تو ابتداءً بہت تھوڑے لوگ اس پہ ایمان لاتے ہیں۔ لوگوں کی غالب اکثریت اُس کی مخالفت پہ کمربستہ ہوکر اسے اس کے مشن میں ناکام کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھتی۔ مامور من اللہ انہیں راہ راست پہ لانے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کرتا اور جب وہ کسی طور پہ بھی راہ راست پہ نہیں آتے تو پھر وہ انہیں کہہ دیتا ہے کہ وہ ہر تدبیر کو آزما کر اور ناخنوں تک کا زور لگا کر دیکھ لیں خدا ان کے کسی منصوبہ کو بھی کامیاب نہیں ہونے دے گا۔ بالآخر خدا کی تدبیر ہی کارگر ہوگی اور وہ اپنے فرستادہ کو کامیاب کرکے رہے گا۔

حق کے مخالف مخالفت کی آگ بھڑکاتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ یہ مامور من اللہ اور اس کے مُٹھی بھر ساتھی اِس آگ میں بھسم ہوکر رہ جائیں گے۔ وہ مخالفت کے جوش میں خود درندہ صفت بن جاتے ہیں اور درندگی کے اظہار میں بڑھتے ہی چلے جاتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ وہ حق کے ان علمبرداروں کو جنہیں کوئی طاقت اور مقدرت حاصل نہیں ہے چیر پھاڑ کر رکھ دیں گے۔ لیکن خدا تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ سے مخالفت کی اُس آگ کو ٹھنڈا کرکے اور ان کی درندگی کو بے اثر بنا کے معجزانہ طور پہ اپنے فرستادہ اور اُس کے بے زر اور بے زور کمزور و ناتواں ساتھیوں کو کامیابی سے ہمکنار کرتا چلا جاتا ہے۔ نہ آگ انہیں کوئی گزند پہنچاتی ہے اور نہ درندگی کا مظاہرہ ان کی ہستی کو کالعدم کرنے کا موجب ثابت ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ ہر ایسے موقع پر ان کی حفاظت فرما کر اور انہیں ترقیات پہ ترقیات عطا کرکے اپنے مامور من اللہ کی صداقت کو آشکار کرتا چلا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں متعدد انبیاء اور ان کی قوموں کا ذکر کرکے بار بار اِس طرف توجہ دلائی ہے کہ حق کے مخالف خواہ کتنا ہی زور لگائیں اور اپنے مخالفانہ منصوبوں میں کتنا ہی آگے کیوں نہ بڑھ جائیں وہ کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔ مثال کے طور پر حضرت ہُود علیہ السّلام اور ان کی قوم کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے خاص طور پہ حضرت ہُودؑ کے اُس چیلنج کا بھی ذکر کیا ہے جو انہوں نے اپنی قوم کو دیا تھا اور پھر بتایا ہے کہ کس طرح ہم نے خود ہُودؑ اور اس کے ساتھیوں کو بچا کر اس کی صداقت کو دُنیا پر آشکار کیا۔ چنانچہ جب حضرت ہُود علیہ السّلام کی قوم کسی صورت بھی راہ راست پر آنے پہ آمادہ نہ ہوئی اور مخالفت کے جوش میں بڑھتی ہی چلی گئی تو انہوں نے اپنی قوم کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:-

فَكِيْدُوْنِيْ جَمِيْعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ ٥ اِنِّيْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّيْ وَرَبِّكُمْ ۭ مَا مِنْ دَاۗبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا ۭ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ٥ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖٓ اِلَيْكُمْ ۭ وَيَسْتَخْلِفُ رَبِّيْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۚ وَلَا تَضُرُّوْنَهٗ شَـيْـــًٔـا ۭ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ٥ (ھود آیات ۵۶ تا ۵۸)

(سو اگر میں غلطی پر ہوں) تو سب مل کر میرے خلاف منصوبہ کرو اور مجھے کوئی ڈھیل نہ دو۔ میں اللہ پر جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے بھروسہ کرتا ہوں (اور کہتا ہوں کہ رُوئے زمین پر) کوئی چلنے والا جاندار ایسا نہیں کہ خدا جس کی پیشانی کو پکڑے ہوئے نہ ہو (یعنی جو اُس کے قبضہ میں نہ ہو) میرا رب یقیناً مومنوں کی مدد کرنے کے لئے سیدھی راہ پر کھڑا ہے (اور اپنی طرف آنے والوں کی حفاظت کر رہا ہے) پس اگر تم میری طرف سے پیٹھ پھیر لو (تو اِس میں میرا کوئی نقصان نہیں کیونکہ) جو تعلیم دیکر مجھے بھیجا گیا ہے وہ میں نے تمہیں پہنچا دی ہوئی ہے اور (اگر تم پیٹھ پھیر لوگے تو) میرا ربّ تمہارے سوا کسی اَور قوم کو (پہلوں کا) جانشین بنا دے گا اور تم اس کو کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکوگے۔ میرا ربّ یقیناً ہر چیز کا محافظ ہے۔

یہ حضرت ہود علیہ السّلام کی طرف سے اپنے مخالفین کو ایک کھلا چیلنج تھا اِس کس مپرسی کے عالم میں کہ جب پُوری قوم مخالف ہو اور انسانوں میں سے بجُز چند کمزور اور ناتواں ساتھیوں کے کوئی یار و مددگار نہ ہو خدا تعالیٰ کے مامور یا خدا کے بنائے ہوئے خلیفہ کے سوا خدا تعالیٰ پر کامل توکل کرتے ہوئے اور کمال بے خوفی اور بے جگری کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایسا چیلنج کوئی اَور نہیں دے سکتا۔ حضرت ہُود علیہ السّلام کے اِس چیلنج کے بعد پُوری قوم نے متحد ہوکر مخالفت کی وہ آگ بھڑکائی اور درندگی کا ایسا مظاہرہ کیا کہ جو اُن کے زعم کے بموجب عَذَابٌ غَلِيْظٌ سے کسی طرح کم نہ تھا۔ ہوا کیا؟ خدا تعالیٰ نے اُن کے متحدہ منصوبوں اور تدبیروں کو ختم کرکے رکھ دیا۔ ان کی بھڑکائی ہوئی آگ اور درندگی کے مظاہرے بے اثر ہوکر رہ گئے اور خدا تعالیٰ نے حضرت ہود علیہ السّلام اور اُن کی قوم کی ایسی معجزانہ طور پہ حفاظت فرمائی کہ قوم کے نافرمان لوگوں کی غالب اکثریت ان کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کے متحدہ منصوبوں کی ناکامی اور خود ان کے عَذَابٌ غَلِيْظٌ میں مبتلا ہونے اور صرف حضرت ہُودؑ اور ان کے معدودے چند ساتھیوں کے اس عذاب سے نجات پانے کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

وَلَمَّا جَاۗءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُوْدًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ۚ وَنَجَّيْنٰهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ٥ (ھود آیت ۵۹)

اور جب ہمارا حکم آگیا تو اُسوقت ہم نے ہُودؑ کو بھی اور جو لوگ اس کے ساتھ ایمان لائے تھے ان کو بھی اپنی خاص رحمت کے ذریعہ سے نجات دی اور ہم نے انہیں ایک سخت عذاب سے بچا لیا۔

یہ معجزہ ہر مامور من اللہ کے زمانہ میں ظاہر ہوتا ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے بار بار یہ معجزہ ظاہر ہوتا چلا آرہا ہے لیکن لوگ پھر بھی نصیحت حاصل نہیں کرتے۔ اِسی لئے اللہ تعالیٰ نے بار بار قرآنِ مجید میں فرمایا ہے:-

قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ٥

(اے لوگو!) تم بالکل نصیحت حاصل نہیں کرتے۔

خُدا تعالیٰ اپنے صادق بندہ کو کبھی ضائع نہیں کرتا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام فرماتے ہیں:-

"ہم اپنے خدا تعالیٰ پر یہ قوی ایمان رکھتے ہیں کہ وہ اپنے صادق بندہ کو کبھی ضائع نہیں کرتا۔ حضرت ابراہیمؑ کی طرح اگر وہ آگ میں ڈالا جائے تو وہ آگ اُس کو جلا نہیں سکتی۔ ہمارا مذہب یہی ہے کہ ایک آگ نہیں اگر ہزار آگ بھی ہو تو وہ جلا نہیں سکتی۔ صادق اس میں ڈالا جاوے تو ضرور بچ جاوے گا۔ ہم کو اگر اس کام کے مقابلہ میں جو خدا تعالیٰ نے ہمارے سپرد کیا ہے آگ میں ڈالا جاوے تو ہمارا یقین ہے آگ جلا نہیں سکے گی اور اگر شیروں کے پنجرہ میں ڈالا جاوے تو وہ کھا نہ سکیں گے۔ میں یقیناً کہتا ہوں کہ ہمارا خدا وہ خدا نہیں جو اپنے صادق کی مدد نہ کرسکے بلکہ ہمارا خدا قادر خدا ہے جو اپنے بندوں اور اس کے غیروں میں مابہ الامتیاز رکھ دیتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو پھر دعا بھی ایک فضول شئے ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو کچھ میں خدا تعالیٰ کی نسبت بیان کرتا ہوں اس کی قوتیں اور طاقتیں اس سے بھی کروڑ در کروڑ درجے بڑھ کر ہیں جن کو ہم بیان نہیں کرسکتے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۹۰، ۲۹۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلیٰ وارفع مقام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام کی نظر میں

مکرم محمد اسحٰق صاحب سابق مبلغ مغربی و مشرقی افریقہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام عشق رسول میں پورے طور پر فنا فی الرسول کے مقام پر پہنچے ہوئے تھے۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی کتاب اٹھا کر دیکھ لیں کوئی تقریر پڑھ کر دیکھ لیں بس یہی معلوم ہوتا ہے کہ حضور کو ہر وقت یہ دھن ہے کہ آپ اپنے اس محبوب و معشوق کا درجہ اور مقام سب سے اعلیٰ وارفع ثابت کر کے دکھا دیں۔ نثر ہو یا نظم آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و توصیف میں ہر وقت رطب اللسان نظر آتے ہیں اور حضور کی بعض تحریریں اور اشعار جو آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں لکھے ہیں ان کو پڑھ کر تو بلا مبالغہ انسان پر ایک وجد کی سی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔

مختلف عناوین کے ماتحت حضور کی تحریروں اور اشعار سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلیٰ وارفع مقام بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

۱۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عقیدہ

(۱)۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"صراط مستقیم فقط دین اسلام ہے اور اب آسمان کے نیچے فقط ایک ہی نبی اور ایک ہی کتاب ہے یعنی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو اعلیٰ و افضل سب نبیوں سے اور اتم و اکمل سب رسولوں سے اور خاتم الانبیاء اور خیر الناس ہیں جن کی پیروی سے خدا تعالیٰ ملتا ہے اور ظلماتی پردے اٹھتے ہیں اور اسی جہان میں سچی نجات کے آثار نمایاں ہوتے ہیں"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم حاشیہ در حاشیہ ۳ صفحہ ۵۵۷ قدیم)

(ب)۔ پھر حضور فرماتے ہیں:۔

"ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لب لباب یہ ہے کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ ہمارا اعتقاد جو ہم اس دنیوی زندگی میں رکھتے ہیں اور جس کے ساتھ ہم بفضل و توفیق باری تعالیٰ اس عالم گذران سے کوچ کریں گے یہ ہے کہ حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین و خیر المرسلین ہیں جن کے ہاتھ سے اکمال دین ہو چکا اور وہ نعمت بمرتبہ اتمام پہنچ چکی جس کے ذریعہ سے انسان راہ راست کو اختیار کر کے خدا تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے"

(ازالہ اوہام حصہ اول ص ۱۳۷)

(ج)۔ پھر حضور تحریر فرماتے ہیں:۔

"ہم اپنی پوری تحقیق کی رو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سید المعصومین اور ان پاکوں کا سردار سمجھتے ہیں جو عورت کے پیٹ سے نکلے اور اس کو خاتم الانبیاء جانتے ہیں کیونکہ اس پر تمام نبوتیں اور تمام پاکیزگیاں اور تمام کمالات ختم ہو گئے"

(آریہ دھرم ص ۸۱، ۸۲)

(د) حضور ایک اور جگہ فرماتے ہیں:۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو سب انبیاء علیہم السلام سے افضل اور اکبر تھے۔ یہاں تک کہ آپ پر سلسلہ نبوت اللہ تعالیٰ نے ختم کر دیا یعنی تمام کمالات نبوت آپ پر طبعی طور پر ختم ہو گئے"

(اخبار الحکم ۲۴ ستمبر ۱۹۰۴ء ص ۷)

(ھ)۔ پھر حضور تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا اس معیت میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی ہیں اور گویا کل جماعت آپ کی آ گئی۔ موسیٰ علیہ السلام نے یہ نہیں کہا بلکہ کہا اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ اس میں کیا سر تھا کہ انہوں نے اپنے ہی ساتھ معیت کا اظہار کیا؟ اس میں یہ راز ہے کہ اللہ جامع جمیع شیون کا ہے اور اسم اعظم ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی جماعت کے ساتھ اسم اعظم کی معیت مع تمام صفات کے پائی جاتی ہے۔ لیکن موسیٰ علیہ السلام کی قوم شریر اور فاسق فاجر تھی۔ آئے دن لڑنے اور پتھر مارنے کو تیار ہو جاتی تھی اس لئے ان کی طرف معیت کو منسوب نہیں کیا بلکہ اپنی ذات تک اسے رکھا ہے اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور علو مدارج کا اظہار مقصود ہے"

(الحکم ۱۷ جنوری ۱۹۰۳ء ص ۷)

۲۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بلند و بالا مقام

اس ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:۔

(۱)۔ "سبحان اللہ اس سرور کائنات کے حضرت احدیت میں کیا ہی اعلیٰ مراتب ہیں اور کس قسم کا قرب ہے کہ اس کا محب خدا تعالیٰ کا محبوب بن جاتا ہے اور اس کا خادم ایک دنیا کا مخدوم بن جاتا ہے"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم ص ۵۰۲)

(ب)۔ پھر حضور فرماتے ہیں:۔

"حضرت آدم صفی اللہ سے لے کر تا حضرت مسیح کلمۃ اللہ جس قدر نبی و رسول گذرے ہیں وہ سب کے سب عظمت و جلالیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اقرار کرتے آئے ہیں"

(سرمہ چشم آریہ ص ۲۳۲)

(ج)۔ پھر حضور فرماتے ہیں:۔

"جناب سیدنا و مولانا سید الکل و افضل الرسل حضرت خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک اعلیٰ مقام اور برتر مرتبہ ہے جو اسی ذات کامل الصفات پر ختم ہو گیا ہے جس کی کیفیت کو پہنچنا بھی کسی دوسرے کا کام نہیں چہ جائیکہ وہ کسی اور کو حاصل ہو سکے"

(توضیح مرام ص ۲۳)

(د)۔ حضور اپنی ایک اور کتاب میں لکھتے ہیں کہ:۔

"حکمت الٰہی کے ہاتھ نے ادنیٰ سے ادنیٰ خلقت اور اسفل سے اسفل مخلوق سے سلسلہ پیدائش کا شروع کر کے اس اعلیٰ درجہ کے نقطہ تک پہنچا دیا ہے جس کا نام دوسرے لفظوں میں محمد ہے صلی اللہ علیہ وسلم جس کے معنے یہ ہیں کہ نہایت تعریف کیا گیا یعنی کمالات تامہ کا مظہر سو جیسا کہ فطرت کی رو سے اس نبی کا اعلیٰ وارفع مقام تھا ایسا ہی خارجی طور پر بھی اعلیٰ وارفع مرتبہ وحی کا اس کو عطا ہوا اور اعلیٰ وارفع مقام محبت کا ملا"

(توضیح مرام ص ۲۶)

۳۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ اور روحانی تاثیرات

اہل یورپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضور کے متبعین کے متعلق جو خیالات رکھتے تھے ان کا اظہار حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ایک شعر میں یوں فرمایا ہے:۔

کہتے ہیں یورپ کے ناداں وہ نبی کامل نہیں
امیوں کو دیں کا سمجھانا تھی کچھ مشکل ہے کام

لیکن روحانیت سے عاری یورپین اقوام کو کیا معلوم ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارہ میں کیا عظیم الشان معجزہ دکھایا ہے حضور نے امیوں کو صرف دین نہیں پڑھایا بلکہ حقیقت یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عربوں کو حیوان نما انسان پایا اور ان حیوان نما انسانوں کو حضور نے اپنی روحانی توجہ اور قوت قدسیہ سے پہلے انسان بنایا۔ پھر ان کو ترقی دے کر با اخلاق انسان بنایا اور پھر با اخلاق انسان سے مزید ترقی دے کر ان کو باخدا انسان بنایا۔ پس یہ ہے اصل معجزہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھایا اور جس کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں کہ۔

"یہ بات کسی سمجھدار پر مخفی نہیں ہوگی کہ ملک عرب کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے پہلے بالکل وحشیانہ اور درندوں کی طرح زندگی بسر کرنا اور دین اور ایمان اور حق اللہ اور حق العباد سے بے خبر محض ہونا اور سینکڑوں برسوں سے بت پرستی و دیگر ناپاک خیالات میں ڈوبے چلے آنا اور عیاشی اور بدمستی اور شراب خوری اور قمار بازی وغیرہ فسق کے طریقوں میں انتہائی درجہ تک پہنچ جانا اور چوری اور قزاقی اور خونریزی اور دختر کشی اور یتیموں کا مال کھا جانے اور بیگانہ حقوق دبا لینے کو کچھ گناہ نہ سمجھنا۔ غرض ہر ایک طرح کی بری حالت اور ہر ایک نوع کا اندھیرا اور ہر ایک قسم کی ظلمت و غفلت عام طور پر تمام عربوں کے دلوں پر چھائی ہوئی ہونا۔ ایک ایسا واقعہ مشہور ہے کہ کوئی متعصب مخالف بھی بشرطیکہ کچھ واقفیت رکھتا ہو اس سے انکار نہیں کر سکتا اور پھر یہ امر بھی ہر ایک منصف پر ظاہر ہے کہ وہی جاہل اور وحشی اور یاوہ اور ناپارسا طبع لوگ اسلام میں داخل ہونے اور قرآن کو قبول کرنے کے بعد کیسے ہو گئے؟ اور کیونکر تاثیرات کلام الٰہی اور صحبت معصوم نبی نے بہت ہی تھوڑے عرصہ میں ان کے دلوں کو یکلخت ایسا مبدل کر دیا کہ وہ جہالت کے بعد معارف دینی سے مالا مال ہو گئے اور محبت دنیا کے بعد محبت الٰہی میں ایسے کھوئے گئے کہ اپنے وطنوں اور اپنے مالوں۔ اپنے عزیزوں۔ اپنی عزتوں اور اپنی جان کے آراموں کو اللہ جل شانہ کے راضی کرنے کے لئے چھوڑ دیا"

(سرمہ چشم آریہ ص ۲۴-۲۵ حاشیہ)

باقی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارے بزرگ رفیق کار۔ محترم شیخ روشن دین صاحب تنویر مرحوم

(شیخ خورشید احمد اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل)

خاکسار مئی ۱۹۴۶ء میں حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی ہدایت پر بطور اسسٹنٹ ایڈیٹر ادارہ الفضل سے منسلک ہوا۔ چند ماہ محترم خواجہ غلام نبی صاحب مرحوم و مغفور کے دور ادارت میں کام کرنے کا موقع ملا۔ اس کے بعد اسی سال اکتوبر میں محترم تنویر صاحب بطور ایڈیٹر تشریف لائے۔ اس وقت سے لیکر ۲۰ر اپریل ۱۹۷۱ء تک متواتر پچیس برس مجھے ان کے ساتھ ایک ہی کمرے میں اور ایک ہی میز پر کام کرنے کی توفیق ملی۔ وہ ایڈیٹر تھے اور خاکسار اسسٹنٹ ایڈیٹر مگر ان کے مشفقانہ اور حوصلہ افزا سلوک نے کبھی افسر اور ماتحت کا تصور تک نہ آنے دیا یہی وجہ ہے کہ الفضل کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے جو تھوڑی بہت قلمی خدمت کی توفیق دی اس میں دلی شوق اور قلبی بشاشت ہمیشہ بفضلہ قائم رہی دفتری امور میں ہمیشہ ہم پر بھرپور اعتماد کرتے رہے اور دفتری تعلقات کے علاوہ خاکسار سے ذاتی روابط بھی رکھتے تھے۔ کئی ایک نجی معاملات میں بھی مشورہ طلب کرتے۔ گھر میں اگر کوئی خاص چیز پکتی یا کوئی اچھا پھل اگر تحفتاً آتا تو کئی بار اس میں سے خاکسار کے ہاں بھی حصہ بھجواتے عیدین کے مواقع پر بچوں کے لئے عیدی ضرور بھجواتے تھے۔ ان امور کا ذکر کرنے سے مقصود یہ ظاہر کرنا ہے کہ آپکے تعلقات اپنے رفقائے کار کے ساتھ کس درجہ خوشگوار بلکہ مثالی تھے۔

آپ کے چند ایک خصوصی اوصاف کا ذکر درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

(۱) خلیفۂ وقت کی دعا کی قبولیت اور اس کی غیر معمولی تاثیر پر آپ کو پختہ یقین و ایمان تھا۔ بیسیوں دفعہ یہ امر مشاہدہ میں آیا کہ جب بھی کوئی ذاتی مشکل پیش آئی فوراً خلیفہ وقت کے حضور درخواست دعا لکھتے اور پھر اس یقین پر قائم ہو جاتے تھے کہ اب اللہ تعالیٰ اس مشکل سے نجات دیگا چنانچہ ایسا ہی ہوتا۔

جب الفضل لاہور سے شائع ہوتا تھا ایک دفعہ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں دعا کے لئے خط لکھا۔ اور ایک مددگار کارکن کو پوسٹ کرنے کے لئے دیدیا اگلے دن علم ہوا کہ خط ابھی تک پوسٹ نہیں کیا گیا۔ آپ نے تاکید فرمائی کہ ابھی متعلقہ کارکن جاکر خط پوسٹ کرے مگر بعد میں مجھے فرمانے لگے گو خط ابھی نہیں گیا ہے لیکن میرا ایمان ہے کہ جونہی میں نے خلیفۂ وقت کی خدمت میں دعا کی درخواست لکھی اس کی قبولیت کا وقت شروع ہو گیا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے تو علم میں ہے کہ میں نے یہ خط خلیفۂ وقت کو لکھا ہے۔ بارہا بتایا کرتے تھے کہ خلیفۂ وقت کی خدمت میں دعا کی درخواست قبولیت کی غیر معمولی تاثیر اپنے اندر رکھتی ہے۔

(۲) دفتری امور میں اپنے رفقائے کار سے ضرور مشورہ لیا کرتے تھے اور پھر اکثر اسے قبول بھی کرتے تھے۔ جب بھی کسی اہم مسئلہ پر اداریہ لکھتے تو ہمیں ضرور سناتے اور مشورہ کرتے۔ کئی دفعہ ایسا ہوا کہ اداریہ میں کسی تبدیلی کے مشورہ پر اگر برادرم مکرم مسعود احمد صاحب اور خاکسار کی رائے ایک ہو جاتی تو خود متفق نہ ہونے کے باوجود اسے منظور کر لیتے اور کہتے کہ دو کی رائے ایک سے بہر حال بہتر ہے

(۳) مظلوم کی حمایت کا خاص جذبہ اور جوش رکھتے تھے اور جہاں تک ہو سکتا اس کی مدد کرنے سے دریغ نہ کرتے اور کسی کا نقصان ہوتا تو کبھی گوارا نہ کرتے تھے اگر کسی دفتری بے قاعدگی پر کسی کارکن کے خلاف مجبوراً کوئی تادیبی کارروائی کرتے تو پھر جلد سے جلد اس کی تلافی کرنے کی کوشش کیا کرتے تھے ایک دفعہ دفتر ایڈیٹر میں ایک اسامی تخفیف میں آگئی۔ جس کی وجہ سے ایک کارکن کو فارغ کرنا پڑا اس پر آپ کو اتنا رنج ہوا کہ کئی دفعہ یہ بتایا کہ کسی ذاتی نقصان یا صدمے پر میری آنکھوں سے بہت ہی کم آنسو نکلے ہیں مگر اس کارکن کے جانے پر مجھے اتنا صدمہ ہوا کہ بے اختیار میری آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے

(۴) جناب تنویر صاحب مرحوم کا ایک خاص وصف یہ تھا کہ تبلیغ حق کا غیر معمولی جوش اور شوق رکھتے تھے الفضل جب لاہور سے شائع ہوتا تھا تو کئی ایک مشہور صحافیوں ادیبوں اور نامور شعراء سے (جن میں سے بعض احمدیت کے شدید مخالف تھے) ذاتی تعلقات رکھتے تھے اور انہیں تبلیغ کرتے تھے۔ جب ربوہ آگئے تو یہاں سے بھی اس سلسلہ کو خط و کتابت کے ذریعے قائم رکھا۔ مجھے ذاتی طور پر علم ہے کہ جب احمدیت کے موقف کی صداقت کا کوئی نشان اللہ تعالیٰ ظاہر کرتا یا مخالفین کو احمدیت کے خلاف کسی منصوبے میں ناکامی ہوتی تو آپ بعض مشہور لیڈروں اور صحافیوں کو خط لکھکر انہیں احمدیت کی صداقت کی طرف توجہ دلایا کرتے تھے۔ اور اس امر کو خدا تعالیٰ پر چھوڑ دیتے تھے کہ وہ ان سے فائدہ اٹھاتے ہیں یا نہیں۔ الفضل میں آنے سے پہلے جب آپ پریکٹس کرتے تھے تو بار روم میں یا شعراء کی محفلوں میں اکثر احمدیت کی پر جوش ترجمانی کرتے تھے۔ (اس زمانہ میں عرصہ تک سیالکوٹ کی جماعت میں آپ سیکرٹری تبلیغ (اصلاح و ارشاد) کے عہدے پر بھی فائز رہے۔

(۵) ہر انسان کو اپنی زندگی میں کئی ایک پریشانیوں صدموں اور ابتلاؤں میں سے گذرنا پڑتا ہے۔ جناب تنویر صاحب مرحوم کو بھی کئی ایک غیر معمولی صدمے برداشت کرنا پڑے۔ بچے ابھی کمسن تھے کہ بیوی فوت ہو گئیں اور اولاد کی تربیت و پرورش کا بار آپ کو اکیلے اٹھانا پڑا۔ پھر آپ کا اکلوتا بیٹا عزیز نصر الرحمان دماغی عارضہ میں مبتلا ہو گیا (وہ لمبے عرصہ سے مینٹل ہسپتال میں زیر علاج ہے) یہ ایک ایسا صدمہ تھا جس کا خیال آتے ہی آپ بے چین ہو جاتے تھے۔ مگر اس قسم کے ذاتی صدمات کو ہمیشہ آپ نے اپنے دل میں دبائے رکھا۔ انہیں حتی الامکان کبھی دوسروں پر ظاہر نہ ہونے دیتے تھے۔ بلکہ ہمیشہ مومنانہ صبر و رضا کا اعلیٰ نمونہ دکھایا اپنے دوستوں کی محفلوں میں آپ اپنی زندہ دلی کو ہمیشہ قائم رکھتے تھے ...... یہی وجہ ہے کہ ان مجالس میں آپ کو دیکھکر کوئی شخص یہ اندازہ نہیں لگا سکتا تھا کہ آپ کے دل میں کتنے گہرے صدمات پوشیدہ ہیں۔ اس بارہ میں عمر بھر آپ کے دل کی جو کیفیت رہی وہ آپ کے مندرجہ ذیل اشعار سے ظاہر ہے

یہ اشعار آپ نے اپنی وفات سے چند سال قبل اپنے مرثیہ کے طور پر خود کہے تھے:۔

پوچھتی ہے آج میرے دل سے نادانی مری
کون مرنے پر کریگا مرثیہ خوانی مری
کیا نہیں بہتر کہ اپنا مرثیہ کہہ لوں جو آپ
دوسروں پر کیا میں چھوڑوں یہ ستم سہہ لوں نہ آپ
جتنی مدت میں رہا دنیا میں میں تنہا رہا
کوئی میرے درد کا پرساں نہیں مجھکو ملا
زندگی بھر آپ اپنے آپ سے لڑتا رہا
شعر حسب حال اپنے زعم میں گھڑتا رہا
کوئی میری بات کو سمجھا نہیں میرے سوا
آپ ہی ممدوح تھا اور آپ ہی مداح تھا
زمزمے بھی میں نے گائے میں نے نالے بھی کئے
پر جو کچھ میں نے کیا سب کچھ کیا اپنے لئے
تھی مجھے دنیا سے دلچسپی اگرچہ بے حساب
پر نقوش عشق سے کوری رہی میری کتاب
کھینچتی تھی مجھکو اپنی سمت ہر شے کی کشش
تیز ہو جاتی تھی جس سے میری رگ رگ میں تپش
آگ پر لیکن مرے دل میں سلگتی ہی رہی
اور نہیں میرے سوا اسکی کسی کو آگہی
بارہا طوفان بھی اٹھے مرے جذبات میں
بارہا طاغوت بھی ناچا مری اوقات میں
بارہا میں نے کئے تعمیر دلکش سومنات
بارہا میری نظر میں جچ گئے لات و منات
ضو فشاں لیکن رہا جب تک چراغ زندگی
میں رہا سب کی نظر میں ایک داغ زندگی
اپنے بیگانے کسوٹی پر مجھے کستے رہے
سانپ دولت کے ہمیشہ روح کو ڈستے رہے
چار سو میرے تقاضوں کا غضب طوفان تھا
اس قیامت میں سہارا دل کا اطمینان تھا
آئے پے در پے اگرچہ زندگی میں زلزلے
آئے میری راہ میں گو گمرہی کے مرحلے
جذبۂ بے اعتنائی سے انہیں دیکھا کیا
پھر بھی میرے سر سے ہر جھکڑ گذر جاتا رہا
لوگ تو کہتے ہیں کہ اس کو فرار زندگی
ہے فرار زندگی مجھ کو قرار زندگی
پا رہا ہوں ماضی کو اک گہوارۂ امن و سکوں
آتش بے اعتدالی ہے نہ ہے جوش جنوں

جناب تنویر مرحوم کے یہ اشعار آپ کے دلی جذبات کے ترجمان ہیں آپ نے ان میں یہ ظاہر فرمایا ہے کہ:۔

کوئی میرے درد کا پرساں نہیں مجھکو ملا

مگر ساتھ ہی ان سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ ایمان و معرفت کی دولت ہی عمر بھر آپ کے لئے وجہ سکون قلب بنی رہی کیونکہ فرماتے ہیں

چار سو میرے تقاضوں کا غضب طوفان تھا
اس قیامت میں سہارا دل کا اطمینان تھا

جن احباب نے وفات کے بعد تنویر صاحب مرحوم کا چہرہ دیکھا ہے وہ اس امر کی گواہی دینگے کہ آنکا مسکراتا ہوا چہرہ واقعی یہ ظاہر کر رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں دلی اطمینان اور سکون کی نعمت سے سرفراز فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جناب تنویر صاحب مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور ہمیں بھی انکی خوبیوں کو اپنانے کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انصار اللہ کے امتحان کا بنیادی نصاب

گزشتہ سال شوریٰ انصار اللہ میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ اقل ترین معیار کا ایک بنیادی نصاب ایسا تیار ہونا چاہیئے جس پر سب ارکین کو عبور حاصل ہو اور ہر رکن سے اس کا امتحان لیا جائے اس سلسلہ میں ایک سب کمیٹی تعلیم مقرر کی گئی تھی تاکہ وہ اس تجویز کو عملی جامہ پہنا سکے۔ اس سب کمیٹی نے اقل ترین معیار کی تعیین کی اور ایک ڈھانچہ تجویز کیا۔ جس کے مطابق نصاب تیار ہو۔ الحمد للہ کہ سب کمیٹی کی تجاویز کے مطابق تفصیلی نصاب تیار ہو گیا ہے جو مندرجہ ذیل امور پر مشتمل ہے۔

۱۔ فقہ سے متعلق روزمرہ کے ضروری مسائل

۲۔ بدرسوم کی تفصیل اور ان سے متعلق ضروری ہدایات

۳۔ اختلافی مسائل۔ ہر مسئلہ سے متعلق متعدد آیات باترجمہ نصاب میں رکھی گئی ہیں۔ کم از کم ایک آیت باترجمہ زبانی یاد ہونی چاہیئے اور اس سے استدلال کرنا چاہیئے۔

۴۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے راشدین سے متعلق موٹے موٹے تاریخی حقائق۔

اس نصاب کی طباعت اور اشاعت بصورت رسالہ زیر غور ہے غالباً یہ درسی کتب سائز کے ۲۵۰ - ۲۰۰ صفحات پر مشتمل ہوگا اور اس کی لاگت فی کاپی ڈیڑھ روپیہ ہوگی۔ تمام مجالس کو چاہیئے کہ وہ اپنی مطلوبہ تعداد سے فوری طور پر اپنے ضلع کے ناظم صاحب انصار اللہ کو اطلاع دیں تاکہ اس کے مطابق طباعت کا انتظام کیا جائے۔ جہاں تک ممکن ہو ہر ایک رکن تک یہ رسالہ پہنچنا چاہیئے تاکہ اسکی تیاری سہولت سے ہو سکے۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

اعلان نکاح

مورخہ ۳۱ ہجرت (مئی) بروز بدھ بعد نماز عصر احمدیہ مسجد اسلامیہ پارک لاہور میں خاکسار نے مکرم چوہدری محمد ارشد صاحب بی اے ابن مکرم چوہدری محمد صادق صاحب چک ۱۸ بھوڑو ضلع شیخوپورہ کا نکاح عزیزہ صادقہ بیگم صاحبہ بنت مکرم ملک راج ولی صاحب صوبیدار آف دوالمیال حال لاہور کے ساتھ مبلغ چار ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا باعث بنائے۔ آمین۔

(محمد شفیع اشرف۔ مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم لاہور)

قرارداد تعزیت

اساتذہ اور طلبہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کھاریاں کے ایک ہنگامی اجلاس میں مندرجہ ذیل قرارداد تعزیت منظور ہوئی۔

"تعلیم الاسلام ہائی سکول کھاریاں کے اساتذہ و طلباء محترم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کے والد بزرگوار اور خوشدامن صاحبہ کی افسوسناک وفات پر اپنے دلی رنج اور غم کا اظہار کرتے ہیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

ہم محترم صوفی صاحب اور آپ کے دیگر عزیزوں کے غم میں برابر کے شریک ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہر دو مرحومین کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔"

(اساتذہ و طلباء تعلیم الاسلام ہائی سکول کھاریاں)

درخواست دعا

میرے ایک عزیز از جماعت دوست ظفر عظیم احمد صاحب کا مورخہ ۲۳/۴ کو ہرنیا کا اپریشن ہوا تھا ان کی حالت ٹھیک نہیں کمزوری بہت ہو چکی ہے ان کی جلد اور کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(انیس احمد خان۔ جی ٹی روڈ۔ لاہور)

فہرست عطیہ دہندگان برائے تعمیر فضل عمر ہسپتال ربوہ

از ۱۶/۱/۷۲ تا ۲۰/۳/۷۲

احباب کرام تمام عطیہ دہندگان کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ انکی اس قربانی کو قبول فرمائے اور انہیں اپنی برکتوں اور رحمتوں سے نوازے۔

دس روپیہ سے کم عطیہ دینے والے احباب کے نام شائع نہیں کئے جا رہے۔ لیکن قارئین کرام ان عطیہ دہندگان کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

(ڈاکٹر مرزا منور احمد چیف میڈیکل افسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

۱	مکرم ملک عبدالرحیم صاحب		۲۰٫۰۰
۲	" سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ منڈی بہاؤالدین		۲۲٫۰۰
۳	" محمد یوسف صاحب سیکرٹری مال	" بشیر آباد فارم	۱۵٫۷۵
۴	محترمہ بشریٰ بنت ظفر علی صاحب	گکھڑ	۲۰٫۰۰
۵	لجنہ اماء اللہ لائل پور		۲۰٫۰۰
۶	مکرم اخوند حفیظ اللہ صاحب		۵۰۰٫۰۰
۷	" فیملی ڈاکٹر قاضی کرم الٰہی صاحب		۸۰۰٫۰۰
۸	" ڈاکٹر محمد الدین صاحب	وہاڑی	۱۰۰٫۰۰
۹	" سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ کھاریاں		۱۰٫۰۰
۱۰	محترمہ سلمیٰ بنت چوہدری محمد حسین صاحب	سانگلہ ہل	۱۰٫۰۰
۱۱	مکرم میاں محمد عالم صاحب	راولپنڈی	۱۰٫۰۰
۱۲	" چوہدری رحمت علی صاحب	"	۱۰٫۰۰
۱۳	" نوید اظہر صاحب	"	۱۰٫۰۰
۱۴	" سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ	کریم نگر فارم	۱۰٫۰۰
۱۵	" " " "	سیالکوٹ شہر	۲۶٫۰۰
۱۶	" شیخ فضل محمد نذیر احمد صاحبان	اوکاڑہ	۲۰٫۰۰
۱۷	" اہلیہ صاحبہ شیخ فضل محمد صاحب	"	۱۰٫۰۰
۱۸	" کیپٹن ظفر علی صاحب	"	۱۰٫۰۰
۱۹	" چوہدری محمد عبدالوہاب صاحب	کراچی	۱۵٫۰۰
۲۰	محترمہ زکیہ خاتون صاحبہ	"	۱۵٫۰۰
۲۱	مکرم بابو علم الدین صاحب	"	۱۰۰٫۰۰
۲۲	" چوہدری محمد امین صاحب	"	۲۵٫۰۰
۲۳	محترمہ بدر النساء خانم صاحبہ	"	۱۰٫۰۰
۲۴	" نصرت آراء صاحبہ بنت چوہدری احمد مختار صاحب	"	۱۰۰٫۰۰
۲۵	" بیگم ملک مبارک احمد صاحب	"	۱۰٫۰۰
۲۶	مکرم خورشید عنایت اللہ صاحب	"	۱۰٫۰۰
۲۷	محترمہ بیگم ایم اے خورشید صاحب	"	۱۰٫۰۰
۲۸	مکرم شیخ رفیع الدین احمد صاحب	"	۱۱٫۸۰
۲۹	" سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ منڈی بہاؤالدین		۲۷٫۰۰
۲۰	" " " چک ۱۶۶ مراد۔ بہاول نگر		۱۰٫۰۰
۳۱	محترمہ بیگم صاحبہ قاضی محمد محمود صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی پنجاب والدہ صاحبہ مرحومہ		۱۰٫۰۰
۳۲	مکرم محمد ابراہیم صاحب	کریم نگر فارم	۱۰٫۰۰
۳۳	" کیپٹن ظفر علی صاحب	ساہیوال	۱۰٫۰۰
۳۴	محترمہ بیگم صاحبہ ملک نذیر احمد صاحب	کراچی	۳۰٫۰۰
۳۵	" جمیلہ قدسیہ صاحبہ	"	۳۰٫۰۰
۳۶	" بیگم صاحبہ کمانڈر سید ناصر شاہ صاحب	کراچی	۱۵٫۰۰
۳۷	" بیگم صاحبہ لفٹننٹ رفیق احمد شاہ صاحب	"	۲۰٫۰۰
۳۸	مکرم چوہدری محمد عبدالوہاب صاحب	"	۱۰٫۰۰
۳۹	" نعمت اللہ صاحب صدیقی	"	۲۰٫۰۰
۴۰	" رحمت رحیم صاحب	"	۲۰٫۰۰
۴۱	" الیف آر شیخ صاحب	"	۵۰٫۰۰
۴۲	محترمہ زکیہ خاتون صاحبہ	"	۲۰٫۰۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جس قوم میں ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ہوگی اسکی اقتصادی تعلیمی اخلاقی اور ملی حالت بھی درست ہو جائے گی

اس کام کو نہایت اہمیت دی جائے اور پورے اہتمام سے وقار عمل منایا جائے

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

"چونکہ اپنے اپنے طور پر ہاتھ سے کام کرنے کی نگرانی نہیں ہو سکتی اس لئے میں نے تحریک کی تھی کہ قومی طور پر یہ کام کیا جائے۔ اور سڑکیں بنائی جائیں نالیاں درست کی جائیں تا نگرانی ہو سکے اور دوسروں کو بھی تحریک ہو۔ اس کے علاوہ بھی اس میں کئی فائدے ہیں۔ مثلاً جس قوم میں یہ عادت پیدا ہو جائے اس کی اقتصادی حالت اچھی ہو جائے گی۔ اور اس سے سوال کی عادت دور ہو جائے گی۔ اس کے افراد میں سستی نہیں پیدا ہوگی۔ پھر جن لوگوں کی اقتصادی حالت اچھی ہوگی وہ چندے بھی زیادہ دے سکیں گے بچوں کو تعلیم دلا سکیں گے اور اس طرح ان کی اخلاقی حالت درست ہوگی۔ تو اس کے اور بھی بہت سے فوائد ہیں۔ مگر سب سے اہم امر یہ ہے کہ اس سے مذہب کو تقویت ہوتی ہے اور دنیا سے غلامی مٹتی ہے۔ جب تک دنیا میں ایسے لوگ موجود ہیں جن کو ہاتھ سے کام کرنے کی عادت نہیں وہ کوشش کریں گے کہ ایسے لوگ دنیا میں موجود رہیں جو ان کی خدمت کرتے رہیں۔ اور دنیا ترقی نہ کرے۔ میری غرض یہ ہے کہ اس کام کو نہایت اہمیت دی جائے اور پورے اہتمام سے شروع کیا جائے۔ افسوس ہے کہ اس وقت تک کوئی مستعدی نہیں دکھائی گئی یہاں بھی خدام الاحمدیہ کو یہ کام شروع کر دینا چاہیئے اور پھر دوسرے گاؤں اور شہروں میں بھی شروع ہونا چاہیئے۔ گاؤں کے لوگوں کو صفائی کا خاص خیال رکھنا چاہیئے گاؤں میں بہت گند ہوتا ہے۔ ...... میں نے دیکھا ہے جانور ذبح کر کے بال و پر اوجھڑیاں اور ان کا پاخانہ وغیرہ سب گلی میں پھینک دیا جاتا ہے۔ مرغیاں آکر ان کو نوچتی ہیں آنتیں توڑ کر الگ کر لیتی ہیں اور پاخانہ الگ ہو جاتا ہے اس پر پھر مکھیاں آکر بیٹھتی ہیں اور وہی پھر آٹے اور کھانے کی چیزوں پر بیٹھتی ہیں پھر لوگ اسے کھا کر پاخانہ کرتے ہیں اور پھر اس پر مکھیاں بیٹھ کر دوسری کھانے کی چیزوں پر بیٹھتی ہیں اور جس طرح بادل سمندر سے بنتے ہیں اور پھر پانی بن کر سمندر میں چلے جاتے ہیں اسی طرح اس گندگی کا بھی حال ہے۔ بعض لوگ تو ایسے احمق ہیں کہ وہ گندہ رہنے کو نیکی سمجھتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ صفائیاں کرنا انگریزوں کا کام ہے۔ ہم مومن اور مخلص ہیں ہمیں ان باتوں سے کیا وہ مومن مخلص اسے سمجھتے ہیں جو زیادہ گندہ ہو۔ زمانہ کتنا بدل جاتا ہے۔ میں سلطان صلاح الدین ایوبی کی زندگی کے حالات ایک تاریخ کی کتاب میں پڑھ رہا تھا گو اس زمانہ میں مسلمانوں کے تنزل کے آثار شروع ہو گئے تھے مگر پھر بھی میری آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ جب میں نے دیکھا کہ اس میں صفحوں کے صفحے اس موضوع پر لکھے ہوئے ہیں کہ ایک یورپین عیسائی اور شامی مسلمان میں کیا فرق ہے اور فرق یہ بتائے گئے ہیں کہ مسلمان صاف ستھرا ہوتا ہے اس کا بدن اور اس کے کپڑے اور مکان صاف ہوتا ہے لیکن یورپین گندہ ہوتا ہے اس کے بال اور ناخن بڑھے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس کا بدن اور لباس غلیظ ہوتا ہے یہ اس زمانہ کے مسلمانوں کی حالت تھی مگر آج کیا ہے؟ آج ایشیا کا مسلمان غلیظ اور یورپین عیسائی صاف ستھرا ہے پھر وہاں یہ بھی لکھا ہے کہ عجیب بات یہ ہے کہ عیسائیوں کو سمجھاؤ تو وہ کہتے ہیں کہ نہیں یہ تصوف ہے اور بعینہٖ اسی طرح یہ حالت مسلمانوں کی ہے۔ آج مسلمان ایسا ہی سمجھتے ہیں وہی چیزیں جو عیسائیوں میں تھیں آج ان میں آ گئی ہیں اور جو ان میں تھیں وہ عیسائیوں میں چلی گئی ہیں بالکل الٹ معاملہ ہو گیا ہے جس طرح بچے کھیلتے ہیں اور ایک دوسرے کی پیٹھ پر سوار ہو جاتا ہے جو نیچے ہوتا ہے وہ کہتا ہے میرے کوٹھے کون چڑھی یعنی میرے مکان کی چھت پر کون چڑھا ہے اوپر والا جواب دیتا ہے کانٹو۔ نیچے والا کہتا ہے اتر کانٹو میں چڑھاں۔ یعنی کانٹو اترو۔ اب میری باری چڑھنے کی ہے اس پر اوپر والا اتر کر گھوڑا بن جاتا ہے اور جو گھوڑا تھا وہ سوار ہو جاتا ہے۔ یہ دیکھتا ہوں یورپین عیسائیوں اور ایشیائی مسلمانوں میں بالکل ایسا ہی کھیل کھیلا گیا ہے۔ ایک وقت تھا جب کہا جاتا تھا کہ کون غلیظ ہے؟ تو جواب ملتا تھا کہ عیسائی۔ اور جب کہا جاتا تھا کون صاف ہے؟ تو جواب ملتا تھا مسلمان مگر آج جب کہا جاتا ہے کون صاف ہے؟ تو جواب ملتا ہے عیسائی۔ اور جب کہا جاتا ہے کون غلیظ ہے؟ تو جواب ملتا ہے مسلمان۔ مگر اس تجویز پر عمل کر کے ہر جگہ کے احمدی اس کے برعکس نقشہ دکھا سکتے ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ ابھی یہاں بھی عمل شروع نہیں ہوا خدام الاحمدیہ کو چاہیئے کہ اس مسئلہ کو اچھی طرح سمجھ لیں۔ اور دوسروں کو سمجھائیں۔ اور عملاً کام کریں۔"

(مشعل راہ صفحہ ۱۵۱ تا ۱۵۳)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

کراچی ۸ر جون۔ گورنر سندھ میر رسول بخش تالپور کراچی یونیورسٹی کے کانووکیشن میں شدید قسم کی ہنگامہ آرائی اور نعرے بازی کی وجہ سے خطاب نہ کر سکے اور بالآخر احتجاج کے طور پر واک آؤٹ کر گئے۔ واضح رہے کہ گورنر یونیورسٹی کے چانسلر بھی ہیں کانووکیشن کی تقریب میں ہنگامہ اسی وقت ہوا جب این ای ڈی گورنمنٹ انجینئرنگ کالج کے طلباء نے نعرے لگانے شروع کر دیئے کہ ہمیں ڈگریاں نہیں بلکہ ملازمت چاہیئے۔ کچھ ہی لمحوں بعد احتجاجی طلبہ نے زبان کے مسئلہ پر نعرے بازی شروع کر دی اور مطالبہ کیا کہ سندھ میں اردو زبان کو سرکاری زبان کا درجہ دیا جائے۔ جب ہنگامہ بڑھ گیا تو گورنر تالپور اور وائس چانسلر کراچی یونیورسٹی ڈاکٹر محمود حسین واک آؤٹ کر گئے جانے سے پہلے گورنر نے وائس چانسلر سے باتیں کرتے ہوئے اس واقعہ پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔

ڈھاکہ ۸ر جون۔ نام نہاد بنگلہ دیش کے وزیر اعظم شیخ مجیب الرحمن نے آٹھ بڑے اعلیٰ سفارتی نمائندوں کو جن میں تین سفیر اور ایک وزیر بھی شامل ہے برطرف کر دیا ہے۔ بنگلہ دیشی خبر رساں ایجنسی کی اطلاع کے مطابق ان سفیروں کے خلاف پاکستانی حکومت کے ساتھ تعاون کرنے کا الزام ہے۔

پشاور ۷ر جون۔ قائم مقام صدر مسٹر نور الامین نے کہا ہے کہ پاکستان گزشتہ سال کے المناک حادثات کے صدمات سے سنبھل چکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ غیر یقینی اور ہراس کا دور ختم ہو چکا ہے اور اب قوم مستقبل پر پورا اعتماد کر سکتی ہے انہوں نے کہا کہ اب عوام میں یہ اطمینان عام ہے کہ ملک کو بچا لیا گیا ہے۔

انصار اللہ اور وقف جدید

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :-

" وقف جدید کی روح یہ ہے کہ وقف کی روح کے ساتھ بنی نوع انسان کی خدمت میں وسعت پیدا کی جائے۔ وقت آ گیا ہے کہ ہم اپنے کام میں وسعت پیدا کریں اور زیادہ وسعت پیدا کریں۔"

کام میں وسعت اسی طرح پیدا ہو سکتی ہے کہ انصار اللہ اپنے حلقہ جات میں ہر فرد واحد کو اس مبارک تحریک میں شامل کریں اور مالی لحاظ سے ہر فرد جماعت سے معیاری قربانی کے حصول میں کامیاب ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب قائدین و زعمائے کرام کو توفیق بخشے کہ وہ اس امر میں اپنی عظیم ذمہ داریوں کو سمجھیں اور حضور ایدہ اللہ کی خواہش کے مطابق ان کو نتائج مساعی کے بارہ میں باقاعدگی سے رپورٹ بھجوانا نہایت ضروری ہے۔

(قائد وقف جدید انصار اللہ مرکزیہ)

مجلس انصار اللہ ضلع لائلپور کا چوتھا تربیتی اجتماع

مجلس انصار اللہ ضلع لائلپور کا چوتھا تربیتی اجتماع مورخہ ۱۱-۱۲ جون کو بمقام چک جھمرہ ضلع لائلپور میں منعقد ہو رہا ہے جس میں مرکزی نمائندہ بھی شرکت کرے گا انشاء اللہ۔

اراکین انصار اللہ سے درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت فرمادیں۔ جزاکم اللہ۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

فوجی بھرتی

مورخہ ۹ر جون ۷۲ء بروز جمعہ بوقت ۸ بجے صبح ٹاؤن کمیٹی ربوہ میں فوجی بھرتی ہوگی۔ کم از کم معیار بھرتی = قد ۵ فٹ ۴ انچ چھاتی ۳۲ انچ - ۳۴ انچ وزن = ۱۰۷ پونڈ۔ تعلیم کم از کم تین جماعت عمر = ۱۷ سال سے ۲۵ سال۔

(ناظر امور عامہ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴